ہم کپڑے کیوں پہنتے ہیں

مصنف: ڈین برنٹ　　　　مترجم: محمد مظاہر

برقعنی کے بعد:

سائنس یہ کیوں تجویز کرتی ہے کہ تمام ملبوسات پر پابندی لگائی جائے فرانسیسی ساحلوں پر ہونے والا تماشہ مگر برہمی بے جا ہے حقیقت یہ ہے کہ تمام ملبوسات اور کپڑے پر خطر ہیں اس لیے ان پر پابندی عائد کر دی جائے بہت سے لوگ اس بات پر بے چین ہیں جب سے انہوں نے وہ تصاویر دیکھیں جب پولیس نے ساحل سمندر پر لاتعداد لوگوں کی موجودگی میں ایک عورت کو برقعنی اتارنے پر مجبور کیا اور یہ حال ہی میں فرانسیسی متنازعہ قانون کے ذریعے برقعنی پہننے پر پابندی عائد ہونے سے ہوا۔ ہمارے پاس متعدد دیگر وجوہات بھی ہیں جن سے اس پابندی پر غم و غصہ ظاہر کیا جا سکتا ہے جیسے فرد کے ذاتی حقوق کی سلبی اور سیکولرازم کے نام پر منافقت بالخصوص عورتوں کے کپڑوں پر پابندی جیسے پولیس کو خواتین دشمنی پر لگایا جا رہا ہو۔ یوں عوام کو ہراساں کرنا بھی ظاہر ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

مذکورہ تمام شکایات بے جا ہیں برقعنی پر پابندی لگنے سے بہت کم فائدے حاصل ہوں گے ایک مخصوص قسم کے تیراکی سوٹ (جس میں سر، گردن سے لے کر دونوں ٹخنوں تک جسم چھپا رہتا ہے) پہننے پر عائد پابندی

سے کچھ حاصل نہیں ہو گا ہمیں تمام قسم کے کپڑے پہننے پر پابندی لگانی چاہیے جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی بہتر ہے۔

یہ ایک مضحکہ خیز نقطہ نظر ہے لیکن اس سے بڑھ کر یہ مضحکہ خیز ہے کہ دہشت گردی سے لڑنے کے لئے ایک قسم کے نہانے کے لباس پر پابندی عائد کر دی جائے بقول کسے مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ میری دانست میں یہ نہ کیا جائے۔

مزید براں ہمارے پاس متعدد مستحکم وجوہات ہیں جن کے ذریعے ہم کپڑوں سے نجات پا سکتے ہیں۔ پہلی وجہِ ملبوسات مسائل پیدا کرتے ہیں ذرا غور تو کیجئے اور ملبوسات کی طویل تاریخ پر نظر ڈالئے کہ کس طرح یہ جبر و استبداد اور محکوم بنانے میں مدد گار ہوئے جس سے ماضی میں اکثر سیاسی مسائل نے جنم لیا اگر ہمارے پاس سرے سے کپڑے ہی نہ ہوتے تو ہم کسی طرح بھی لوگوں کی زندگی کو دشوار نہ بنا سکتے آج بھی جو مبینہ طور پر ایک "آزاد شدہ" معاشرہ کہلاتا ہے وہاں کپڑے بسا اوقات مسائل پیدا کرتے ہیں حالیہ برسوں میں ٹی شرٹس نے اتنے تنازعات کو جنم دیا (انٹرنیٹ کا دورہ کریں)؟ ذرا اس موضوع پر بھی غور کیجیے کہ اس موضوع پر بک بک جھک جھک میں کتنا قیمتی وقت ضائع ہوا ہے کپڑوں نے غالباً انسانی ترقی کو ایک حد تک روکے رکھا۔

اگر آپ کو میری بات پر شبہ ہے تو آپ اس وقت کو فراموش نہیں کریں گے جب ایک روایت سے ہٹی ہوئی قمیص نے خلائی تحقیق کی مہم میں ایک تاریخی کامیابی کو گہنا دیا تھا یہ سب کچھ کبھی نہ ہوتا اگر ہمارے پاس سرے سے کپڑے نہ ہوتے ہم آج سیارہ مشتری پر کھڑے ہوتے۔ یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس کا انحصار خلائی

جوڑے(Space Suit) کی تعریف طے کرنے پر ہو گا کہ آیا اسے ہم لباس میں شمار کریں کہ انہیں کس طرح پابندی کے زمرے میں لایا جائے کیونکہ معاملہ تو حل طلب ہی رہے گا۔

آپ کو اس تنازع میں نہیں پڑنا چاہیے کہ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ کپڑوں نے ہمیں زیادہ نقصان پہنچایا ہے یا فائدہ آپ روزانہ اس معاملے میں کڑھنے میں کتنا وقت ضائع کرتے ہیں کہ کیا پہنا جائے آپ بے آرام کرنے والے لباس میں اس چھان پھٹک میں مبتلا رہتے ہیں کیونکہ آپ کو کسی بھی دفتر یا کارگاہ میں بے سوچے سمجھے "ڈریس کوڈ" کی پابندی کرنی پڑتی ہے یا بے ڈھنگا لباس پہننا پڑتا ہے اور آپ اس سے سر مو انحراف کی جرأت نہیں کر سکتے ذراسی بھی کمی بیشی کے آپ کو نتائج بھگتنا پڑتے ہیں۔ نزلہ بر عضوِ ضعیف آپ اپنی خون پسینے کی کمائی کا بڑا حصہ ان اشیاء پر خرچ کرتے ہیں جنہیں آپ پسند نہیں کرتے۔ نہ آپ ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور وہ آپ کے لئے کارآمد بھی نہیں ہوتے۔

اس میں آپ کی قوت فیصلہ کا بھی حصہ نہیں ہوتا جب آپ کوئی مخصوص لباس پہن کر باہر نکلتے ہیں ہم سے اکثر لوگ پوچھتے ہیں " تمہارے کپڑے تم سے کیا مطالبہ کرتے ہیں نئے فیشن اور ہمہ وقت بدلتے تراش وخراش والے کپڑوں نے انسان پر نفسیاتی دباؤ کا ایک اور ردا چڑھا دیا ہے اور اس خبط عظمت کے عارضے میں مبتلا دنیا میں جہاں پہلے ہی بہت سے نفسیاتی مسائل کا ہم پر غلبہ ہے۔

کپڑے پہننے پر پابندی لگا دینے سے متعدد فائدے حاصل ہوں گے ماحولیات پر جو تواتر سے مہلک اثرات پڑ رہے ہیں جب ہم ملبوسات کو دھوتے چلے جاتے ہیں یوں آلودگی میں خاطر خواہ کمی آ جائے گی اور جس سے

روپے پیسے کی بہت بچت ہو گی ہر ایک کے پاس اچانک معقول رقم ہو گی اور کپڑے لتوں پر کسی خرچ کی ضرورت نہ رہے گی یوں کہیے کہ فائدہ دگنا۔

ہمیں سماجی فوائد فراموش نہ کرنا چاہیے ابتداء میں مطابقت پیدا کرنے میں ممکن ہے دشواری ہو لیکن جب آپ کے حدِّ نظر میں ہو کہ ایسے لوگوں کی اکثریت جو بدن چراتے ہوں یا اکثر خود ہی متناسب جسم کے نمونے نہ رکھنے والوں کی اکثریت اپنی جسمانی خامیاں بے ڈھب لباس میں چھپانے کی کوشش کرتی ہو۔ لباس ترک کرنے کے بعد لوگوں کے درمیان احساس ہمدردی پیدا ہو گا اور مزید رواداری راہ پائے گی اور اس کے بعد بھی انسان میں موجود خوش وضع و قطع نظر آنے کا ضبط قائم رہے تو اس صورت میں لوگوں کو بہت محنت کرنا پڑے گی اپنے جسموں کو بہت زیادہ جاذب نظر بنانے کے لئے کثرت بھی کرنا پڑے گی جس سے سب ہی کی صحت بہتر ہونے سے بہت فائدہ ہو گا اور طبی سہولتوں کو جو ان دنوں دباؤ میں ہیں اس میں بھی معتدبہ (NHS) کمی ہو گی-اس سے پہنچنے والے ضمنی فوائد کو معمولی نہیں قرار دیا جا سکتا۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آغاز میں اس راستے میں نشیب و فراز بھی آسکتے ہیں چند ایک صنعتیں بیٹھ جائیں گی اور لوگوں کا روزگار ختم ہو جائے گا یہ اقتصادی دھچکہ ادھ موا کر سکتا ہے- حیات بخش ماحول میں رہنے کے لئے ہمیں چند پابندیاں بھی قبول کرنا پڑیں گی حالانکہ انسانی جسم میں دشواریاں جھیلنے کی بڑی صلاحیت ہے خصوصاً عورتوں کو اپنے بے لگام پستانوں (یا گاتوں) کے ساتھ نئے حالات سے مطابقت پیدا کرنے میں دشواری ہو گی۔ اس کے لئے کھلاڑیوں والی برا (یا انگیہ) کو مستثنیٰ قرار دے دیا جائے مگر ہمیں اس کے استعمال کے رواج میں محتاط

رہ کر کڑی نظر رکھنا ہوگی کہ کوئی بھی عورت اس قانون اور من مانی تعبیر سے بے جا فائدہ نہ اٹھانے پائے اور مذکورہ سہولت سے فائدہ اٹھا کر قانون شکنی پر اتر آئے اور اسے کوئی مسئلہ ہی نہ سمجھے۔ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ چند کپڑے حفاظت بھی مہیا کرتے ہیں اس کے مقابلے میں جب آپ یہ ملحوظ خاطر رکھیں گے کہ اس طرح قریب قریب کوئی بھی اسلحہ اور دھماکہ خیز مادہ نہیں چھپا سکیں گے یوں حفاظت کو درپیش خطرات اور حاصل ہونے والے فوائد سے امید ہے تمام اندیشے ہوا ہو جائیں گے.

ہاں یہ بھی ضروری ہو گا کہ ہم اپنے سماجی ضابطوں اور روایات کا از سر نو جائزہ لیں خصوصاً اپنے جنس کاری کے رویوں کا لیکن بالآخر ہم نئے حالات سے جلد ہی ہم آہنگ ہو جائیں گے انسان موافقت اور مطابقت پیدا کر لینے میں طاق ہے اس کا امکان ہے کہ ہمارے جنازوں پر چھایا حزن و حلال بھی مستقبل قریب میں گھٹنے لگے گا۔

یہ بھی ہے کہ اگر ہم ملبوسات پر پابندی عائد کر دیں جس میں ہمیں جلدی کرنا چاہیے کیونکہ حالات بگڑنے میں دیر نہیں لگتی لچک داری اور اور پائیداری کے حامی حلقوں میں سرگوشیاں ہو رہی ہیں کہ جلد ہی فی لواقعی "سمارٹ" کپڑوں کی آمد آمد ہے ان کے مضمرات بھی پیش نظر رہیں ایسے کپڑے جو سوچنے کی بھی صلاحیت رکھیں گے وہ آپ کو یہ بھی بتا دیں گے اور بذریعہ فون اطلاع دے سکیں گے اس کے علاوہ گھٹتے بڑھتے درجہ حرارت کے مطابق آرام پہنچانے لگیں گے انہیں اس سے بھی کون روک سکے گا کہ اپنے آئینے سے باتیں کریں اور پھر انہیں خفا ہونے سے کون روکے گا؟ (۲۶ اگست ۲۰۱۶ گارجین)

یہ کوئی زندگی ہوئی اس وجہ سے اور اس کے علاوہ بیان کی ہوئی مندرجہ بالا وجوہات پر کپڑوں / ملبوسات پر فوراً پابندی لگنی چاہئے اس سب سے کیا ظاہر ہوتا ہے کہ اگر آپ کسی فیصلے پر حتمی اور باجواز دلیل سے پہنچتے ہیں تو اس کے معنی یہ نہیں نکلتے کہ فیصلہ مضحکہ خیز نہ ہوگا یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ ہم نہانے کے سوٹ پر پابندی عائد کر دیں۔

By Dean Burnett : The Idiot Brain. --------- Guardian2016/8/26

بکنی بحر الکاہل میں واقع ۲۳ مجموعہ جزائر جہاں امریکہ نے (۱۹۴۵۔۱۹۵۳) ۸ سال تک ۲۳ ایٹمی دھماکے کئے تھے ان میں سے آٹھ کو بکنی کہا جاتا تھا اہل فرانس نے برا اور جانگیہ کا نام ان سے لیا ہے۔

1. ہمارے برطانوی آقا نے انیسویں صدی کی ابتداء میں اپنا مشین سے بنا ہوا کپڑا علماء کی مدد سے برصغیر کے لوگوں کو پہنا دیا
2. مضمون میں خودکش حملوں کے خاتمے اور سماجی مساوات کی اہمیت پر زیادہ زور نہیں دیا گیا۔

حصہ دوم

برہنہ بھارتی گرو پاکستان کے لئے فکر مند

روزنامہ انگریزی ڈان اپنے دہلی کے نامہ نگار کے ذریعے رقم کرتا ہے کہ Jain مذہب کے Digambar فرقے کے گرو مہاراج تارن ساگر نے صوبہ ہریانہ کے صوبائی اسمبلی کے ارکان کو دہشت گردی ------ اور پاکستان کے موضوعات پر اپنے خطاب سے دم بخود کر دیا اور کہا کہ ہمارا ہمسایہ خودکشی پر گامزن ہے۔

درون ملک پیدا ہونے والی دہشتگر دی کو ہندو دیومالائی کردار بھسماسور (Bhasmasur) سے پاکستان کا موازنہ کرتے ہوئے کہا جب اس کے جسم پر کپڑے کی ایک دھجی بھی نہیں تھی کہ ہمارا پڑوسی خود کو مٹانے پر تلا ہے۔ بھسماسور کو لارڈ شیوا نے ایک ایسی طاقت دی تھی کہ اگر وہ کسی جاندار کے سر پر ہاتھ رکھ دے تو ہاتھ مس ہوتے ہی دل جل کر راکھ ہو جاتا مگر اس کے جی میں کیا آئی کہ اس نے شیوا جی پر ہی اپنی شکتی آزمانے کی کوشش کی شیوا بھاگ کھڑا ہوا اور جاکر لارڈ وشنو سے مدد کا خواہاں ہوا۔ اس نے بھسماسور پر ایسا منتر کیا کہ اس نے اپنا ہاتھ خود ہی اپنے سر پر رکھ لیا یوں راکھشس یا شیطان خود ہی بھسم ہو گیا۔ ہمارا پڑوسی بھی بھسماسور (Bhasmasur) پیدا کر رہا ہے۔ کسی دن وہ خود اپنے مربی اور خالق کو تباہ و برباد کرنے پر تل جائے گا پاکستان غلطی پر ہے اور یوں لگتا ہے جیسے اس نے خود یہ راہ چنی ہو بھارت میرے خیال میں اس خطا پر چشم پوشی کر کے صحیح کر رہا ہے۔

ساگر نے پورے بھارت میں حاملہ عورتوں کو جب معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکی جنم دینے والی ہے تو عموماً اسقاط کرا دیا جاتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کے پورے ملک میں ریپ کی شرح روز افزوں ہے.

مزید خطاب کرتے ہوئے ساگر نے کہا کہ مجھے وزیر تعلیم شری رام بلاس شرما (Ram Bilas Sharma) نے تقریر کرنے کی دعوت دی تھی اس نے پورے سماج سے کہا کہ وہ کبھی بھی اپنی بیٹی ایسے گھر میں نہ بیاہیں جہاں بیٹی نہ ہو اور دھرمیوں (Astik) سے میری گزارش ہے کہ وہ ان گھروں سے خیرات اور بھیک نہ لیں جہاں بیٹیاں موجود نہ ہوں.

ا۔ مہاراج کے خیالات جو عام معاملات سے ہیں اور سیکولرزم سے متعلق ہیں ان سے بہت سے لوگوں کو اختلاف ہے اسی طرح جین مت (Jainmat)۔۔۔۔۔۔ میں عورتوں کو کپڑے پہننے رہنے کا حکم ہے. پاکستان سے متعلق تبصرے پر بھی تنقید ہو رہی ہے۔

۲۔ ایک رکن اسمبلی MD کے جواب میں تارن ساگر نے کہا کہ "اگر آپ کپڑے پہنیں گے تو آزادی نہیں مل سکتی۔

شکریہ۔۔۔ ستمبر ۲۰۱۶